السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہندوستان میں خصوصا دکن اورعلاقہ مدراس میں کئی جگہ آثار شریف ہیں۔ جہاں موئے مبارک آں حضرت ﷺ موجود ہے۔ اس کولوگ ہرسال باقاعدہ نکالتے ہیں اوراس کی بہت تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔ زید کہتا ہے کہ جس جگہ موئے مبارک موجود ہووہاں ابرسایہ فگن ہوتا ہے اوراس کے گھروالوں کوکوئی تکلیف نہیں پہنچی اورمریض شفایاب ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیااس کوموئے مبارک سمجھیں؟اوراس کی تعظیم کرنی چاہیے یا نہیں؟اس کی نمائش جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب تک صحیح طریقہ پرموئے مبارک آں حضرت ﷺ کا ہوناثابت نہ ہوجائے اُن بالوں کوموئے مبارک نبوی سمجھنا انتہائی سادہ لوحی ہے۔ خواہ وہ ہندوستان میں ہویادنیا کے کسی اورحصے میں۔ خداجانے ان گدی اورسجادہ نشینوں نے اپنی دکان کوسجانے اورچمکانے کےلیے کتنی جگہ یہ ڈھونگ کھڑاکررکھا ہے۔ بالفرض اگران آثار کاآثار نبی ﷺ ہوناثابت ہوجائے توبھی ایسی نمائش اورایسی تعظیم وتکریم جوتعبد کی حدتک پہنچ جائے قطعاناجائز ہے۔ زید کا یہ کہنا کہ ایسی جگہ ابرسایہ فگن ہوتا ہے اوراس کے گھروالوں کوتکلیف نہیں پہنچتی بے اصل بات ہے۔ ان کے ذریعہ استشفا بھی محل تامل ہے۔

حضرت اسمارضی اللہ عنہا کی حدیث جس میں جبہ نبوی ﷺ کاان الفاظ میں ذکرہے : ’’کان النبی ﷺ فنحن نغسلھا للمرضی نستشفی بھا،، (مسلم کتاب اللباس باب تحریم استعمال اناء الذھب والفضة علی الرجال والنساء – (2069)3/1641.)اس کے متعلق علامہ امیر یمانی رحمة اللہ علیہ سبل السلام 2 119 میں فرماتے ہیں ’’فیه الاستشفاء بآثارہ ﷺ وبما لابس جسدہ الشریف، کذاقیل، الاانه لایخفی أنه فعل الصحابة لادلیل فیه،، انتھی. (تبرک باآثارالصالحین کا یہ معنی نہیں ہے کہ ان آثارکی ایسی تعظیم وتکریم کی جائے اورایساطریقہ اختیارکیاجائے، جوتعبد کی حدتک پہنچ جائے اورمفضی الی الشرک ہو۔ (مصباح بستی محرم 1373ھ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 118

محدث فتویٰ